مسجد کا غیر استعمالی قالین مدرسے میں دینا

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

مسجد میں کمیٹی نے چندہ جمع کر کے نیا قالین بچھوا دیا ہے، جبکہ پہلے والا قالین مسجد کے اسٹور میں رکھا ہوا ہے اور مسجد کو اس کی حاجت نہیں، اور اسی طرح پڑے رہنے سے اس کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو کیا یہ قالین اسی علاقے میں بچیوں کے مدرسے کو دیا جا سکتا ہے، جس کو اس کی حاجت بھی ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر مسجد کو حاجت نہیں اور آئندہ کے لیے محفوظ رکھنے میں اس کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس قالین کو مسجد کی انتظامیہ فروخت کر کے اس کی قیمت کو مسجد کی ضروریات میں صرف کر سکتی ہے اور مدرسے کی انتظامیہ کو اگر اس کی حاجت ہو، تو وہ مسجد کو اس کی قیمت ادا کر کے مدرسے میں استعمال کر سکتے ہیں، بغیر قیمت کے مدرسے میں نہیں دے سکتے۔

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ سے سوال ہوا کہ: "مسجد کی کوئی چیز مسجد کے کام سے فاضل ہو اور وہ چیز اس مسجد کے کام میں آنے کی نہیں ہے اور وہ چیز ایسی ہے کہ کثر مدت تک بے کار رہنے سے نقصان ہونے کا اندیشہ ہے تو ایسی صورت میں وہ چیز بیع کرنا جائز ہے یا نہیں؟"

اس پر آپ علیہ الرحمۃ نے جواباً ارشاد فرمایا: "جب وہ چیز بے کار ہے اور اندیشہ نقصان ہے تو فروخت کر کے قیمت مسجد میں صرف کریں، ۔ ۔ بحر الرائق میں ہے "واما الحصر والقناديل فالصحيح من مذهب أبي يوسف أنه لا يعود الى ملك متخذه بل يحول إلى مسجد آخر او يبيعه قيم المسجد للمسجد" یعنی چٹائیاں اور قندیلیں اگر مسجد کے لئے بیکار ہو جائیں تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ علیہ کا صحیح مذہب یہ ہے کہ

وہ دینے والے کی ملک کی طرف نہیں لوٹیں گی بلکہ کسی دوسری مسجد کو دے دی جائیں یا متولی مسجد انھیں مسجد کے کام میں صرف کرے۔" (فتاوی امجدیہ، ج3، ص110، مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا احمد سلیم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3874

تاریخ اجراء: 30ذوالقعدۃ الحرام1446ھ/28مئی2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net